محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبہ خیبر پختونخواہ

سوال نمبر: 15435

منجانب: محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی

نمبر شمار	سوال	نمبر شمار	جواب
	کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ		
(الف)	آیا یہ درست ہے کہ ضم شدہ قبائلی اضلاع میں اس جدید دور میں بھی میڈیکل اور انجینئرنگ یونیورسٹیاں موجود نہیں ہیں؟	(الف)	جی ہاں یہ درست ہے کہ ضم شدہ اضلاع میں تاحال کوئی میڈیکل اور انجینئرنگ یونیورسٹی موجود نہیں ہے۔
(ب)	اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ اضلاع میں کب تک میڈیکل اور انجینئرنگ یونیورسٹیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز اب تک اس سلسلے میں محکمہ نے کیا منصوبہ تیار کیا ہے؟ اسکی تفصیل فراہم کی جائے۔	(ب)	اگرچہ اصولی اور انتظامی سطح پر میڈیکل یونیورسٹی کا قیام محکمہ صحت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم کی کاوشوں سے صوبائی حکومت کی طرف سے جنوبی وزیرستان میں 7000 کنال اراضی پر محیط ایجوکیشن سٹی براوند محسود ایریا کی فزیبلیٹی رپورٹ تیار کر کے اس کی روشنی میں گزشتہ مالی سال 22-2021ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 2500 ملین (ڈھائی ارب روپے) کی لاگت کا پہلا منصوبہ منظور کیا گیا ہے۔ جس پر تعمیراتی کام کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔ صوبائی حکومت کا ارادہ ہے کہ مستقبل قریب میں انجیئرنگ یونیورسٹی اور دیگر تمام تر منصوبوں کو اسی تعلیمی شہر میں جگہ دی جائے۔ علاوہ ازیں موجودہ مالی سال 23-2022ء میں وزیراعظم پاکستان کی ہدایت پر شمالی وزیرستان میں بھی تقریباً 4 ارب روپے کی لاگت سے کثیر المقاصد یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ وفاقی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جس کیلئے اسی سال ابتدائی طور پر 10 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس کی فزیبلیٹی رپورٹ بھی تیار ہو چکی ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر و ستائش ہے کہ مندرجہ بالا تعلیمی اداروں کے علاوہ درہ ادم خیل میں اخوروال کے مقام پر فاٹا یونیورسٹی کام کر رہی ہے۔ باجوڑ یونیورسٹی مالی سال 23-2022ء کی ADP میں شامل کر لی گئی ہے جس پر PDWP کی منظوری کے بعد اسی سال کام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ **مزید براں** ضم شدہ اضلاع کے طلباء کیلئے انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور اور مردان میں الگ نشستیں مختص ہیں۔ جن پر صرف ضم شدہ اضلاع کے طلباء داخلے کے حقدار ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner